اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ
اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿٤٧﴾
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ
مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ
فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ
رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ
اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾
سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ
اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾ ع 6/10/1

(47) قیامت کا علم اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ وہ اکیلا ہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گی۔ اس کے سوا یہ بات کوئی نہیں جانتا۔ جو جو پھل اپنے شگوفوں سے نکلتے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں، اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے، سب کا اسے علم ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس کے قبضے سے باہر نہیں۔ جس دن اللہ ان مشرکوں کو جو اس کے ساتھ بتوں کی عبادت کرتے تھے، بتوں کی عبادت پر ڈانٹتے اور سرزنش کرتے ہوئے پکارے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنھیں تم شریک سمجھتے تھے؟ مشرک جواب دیں گے: ہم تیرے سامنے مانتے ہیں، ہم میں سے کوئی اب اس کی گواہی نہیں دیتا کہ تیرا کوئی شریک ہے۔

(48) جن بتوں کو وہ پکارتے تھے، وہ ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے اور انھیں یقین ہو جائے گا کہ ان کے لیے اللہ کے عذاب سے بھاگنے کی کوئی جگہ اور بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

(49) انسان صحت، مال، اولاد وغیرہ نعمتیں مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے محتاجی آجائے یا کوئی بیماری وغیرہ لگ جائے تو وہ اللہ کی رحمت سے بہت زیادہ مایوس اور ناامید ہوجاتا ہے۔

(50) اگر آزمائش اور بیماری پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی طرف سے صحت، مال اور عافیت سے نوازیں تو وہ ضرور کہہ اٹھتا ہے: یہ میرے لیے ہے کیونکہ میں اس کا اہل اور حق دار تھا۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بفرض محال قائم ہو بھی گئی تو بھی اللہ کے ہاں میرے لیے مال و دولت ہوگا۔ دنیا میں جس طرح اس نے مجھ پر انعامات کیے کیونکہ میں ان کا حق دار تھا، اسی طرح وہ آخرت میں بھی مجھ پر انعام کرے گا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ہم انھیں ان کے اعمال کی خبر ضرور دیں گے جو وہ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے رہے اور ہم انھیں سخت ترین عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے۔

(51) اور جب ہم کسی انسان کو صحت وعافیت وغیرہ کی نعمت دے کر اس پر انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے غافل ہو جاتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ جب اسے کوئی بیماری یا فقر وفاقہ وغیرہ آلیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے اور اس کے سامنے آنے والی تکلیف کا شکوہ کرتا ہے تاکہ وہ اس سے اسے دور کردے۔ جب اس کا رب اس پر انعام کرے تو اس کا شکر ادا نہیں کرتا اور جب وہ اسے آزمائے تو اس کی آزمائشوں پر صبر نہیں کرتا۔

(52) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا، پھر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اسے جھٹلا دیا تو مجھے بتاؤ عنقریب تمھارا کیا حال ہوگا؟ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے جو حق کے ظاہر ہونے اور اس کے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے واضح ہونے کے بعد بھی اس کی مخالفت پر اڑا رہے؟

(53) عنقریب ہم مسلمانوں کو فتوحات عطا کر کے کفارِ قریش کو آفاقِ عالم میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں انھیں فتح مکہ کے ذریعے سے اپنی نشانیاں دکھائیں گے حتی کہ ان کا شک دور ہو جائے اور ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن ہی حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ کیا ان مشرکوں کے لیے اس قرآن کے حق ہونے پر اللہ تعالیٰ کی یہ گواہی کافی نہیں کہ یہ اس کے پاس سے آیا ہے؟ اللہ سے بڑھ کر عظیم گواہی کس کی ہے؟ اس لیے اگر وہ حق کے طلب گار ہوتے تو ضرور اپنے رب کی گواہی کو کافی جانتے۔

(54) یقین جانو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کی وجہ سے مشرک قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔ یاد رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے۔

❀ کافر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملنے اور آزمائش آنے پر جو طرزِ عمل اختیار کرتا ہے، وہ اس کے ذہنی الجھاؤ اور پریشانی پر مبنی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ۔ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾ ع وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ (ع 1 9 2)
اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾

سورۂ شوریٰ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت کے کمال کا بیان، نیز یہ وضاحت کہ اس کی پیروی واجب ہے لہٰذا اس کی مخالفت سے باز رہا جائے۔

تفسیر: (1) - (2) ﴿حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(3) اے محمد (ﷺ)! اس جیسی وحی اللہ تعالیٰ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے اللہ کے جو نبی ہوئے، ان کی طرف بھیجتا رہا، وہ اللہ جو اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں سب پر غالب ہے، اپنی تدبیر اور پیدا کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

(4) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا صرف اکیلا اللہ ہے۔ وہ اپنی ذات، قدرت اور غلبے میں عالی شان اور اپنی ذات میں عظمت والا ہے۔

(5) قریب ہے کہ آسمان اپنے عظیم حجم اور بلندیوں کے باوجود اللہ کی عظمت و جلال کی وجہ سے زمینوں کے اوپر سے پھٹ پڑیں۔ تمام فرشتے ڈرتے اور جھکتے ہوئے اپنے رب کی پاکی اور عظمت اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے زمین والوں کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(6) جن لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا لیا اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال محفوظ کر کے ان کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ان کے اعمال کی انھیں جزا بھی دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے اعمال کی نگرانی اور حفاظت پر مقرر نہیں ہیں، اس لیے آپ سے ان کے اعمال کا نہیں پوچھا جائے گا۔ آپ تو بس پہنچانے والے ہیں۔

(7) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح آپ کی طرف بھی عربی قرآن کی وحی کی تاکہ آپ مکے والوں اور اس کے گردونواح کی عرب بستیوں کو اور بعد ازاں سب لوگوں کو ڈرائیں۔ آپ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائیں جس دن اللہ تعالیٰ اگلوں پچھلوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا۔ اس دن کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں جبکہ لوگ اس دن دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے: ایک گروہ جنت میں ہوگا اور وہ ہیں ایمان والے اور دوسرا گروہ آگ میں ہوگا اور وہ ہیں کافر۔

(8) اگر اللہ چاہتا کہ لوگوں کو دین اسلام پر لا کر ایک امت بنا دے تو ضرور انھیں ایک ہی امت بنا دیتا اور ان سب کو جنت میں داخل کر دیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ جسے چاہے اسلام میں داخل کرے اور جنت میں بھیج دے۔ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے اپنے آپ پر ظلم کیے، ان کا کوئی دوست نہ ہوگا جو ان کی حمایت کرے اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

(9) بلکہ ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں جن سے وہ دوستی رکھتے ہیں، حالانکہ حقیقی کارساز اللہ ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ وہی حساب کتاب کے لیے اٹھا کر مُردوں کو زندہ کرے گا اور اس پاک ذات کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(10) اے لوگو! تمھارا دین کے بنیادی یا فروعی جس مسئلے میں اختلاف ہو جائے، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے، چنانچہ اس کے بارے میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہ جو مذکورہ صفات والا ہے، وہی میرا رب ہے۔ میں نے اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کر رکھا ہے اور اسی کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

فوائد: ❀ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ظاہر اور نمایاں ہے۔ ❀ اہلِ ایمان کے لیے فرشتے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔ ❀ ایمان والے اپنے تمام معاملات میں بالخصوص اختلاف کے وقت قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ❀ یہاں صرف اہلِ مکہ اور آس پاس والوں کو ڈرانے کا حکم اس لیے ہے کہ ان کا رد کرنا مقصود تھا کیونکہ انھوں نے آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا تھا ورنہ آپ تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آئے تھے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ ...﴾ ''اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' (سبا 28:34)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ
لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ
يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا
تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ
اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ
بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

(11) اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی اگلے نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے جوڑے بنائے ہیں اور تمھارے لیے اونٹوں، گایوں اور بکریوں کے جوڑے بنائے حتی کہ وہ تمھاری خاطر بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ تمھیں شادی کے ذریعے تمھارے جوڑوں سے پیدا کرتا ہے۔ اس نے تمھارے چوپایوں کے گوشت اور دودھ میں تمھاری گزران کا سامان رکھا ہے۔ اس کی مخلوقات میں سے کوئی اس جیسا نہیں۔ وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال اچھی طرح دیکھنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹتی۔ وہ ضرور انھیں ان کے عملوں کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری ہوگی۔

(12) آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی اکیلے کے پاس ہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کھلا کر دیتا ہے، یہ امتحان لینے کے لیے کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری؟ اور جس پر چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے تاکہ اسے آزمائے کہ وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراض ہوتا ہے؟ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی ایسی چیز چھپی نہیں جس میں بندوں کا کوئی مفاد ہو۔

(13) تمھارے لیے اسی طرح کا دین مقرر کیا جس طرح کے دین کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا ہم نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا اور جس کی اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کی طرف وحی کی۔ جو شریعت تمھارے لیے مقرر کی، وہ اسی کی طرح ہے جس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ بندی نہ کرنا۔ آپ اللہ کی توحید اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت چھوڑنے کی طرف جو انھیں بلاتے ہیں، مشرکوں پر یہ بہت بھاری گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق دیتا ہے اور اپنی طرف ہدایت اس کو دیتا ہے جو ان میں سے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(14) کافروں اور مشرکوں نے تفرقہ اسی وقت ڈالا جب محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کی طرف بھیج کر ان پر حجت قائم کر دی گئی اور ان کی یہ گروہ بندی بغاوت و سرکشی اور ظلم کی بنا پر تھی۔ اگر اللہ کے علم میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ ایک مقرر وقت جو اس کے علم میں ہے، یعنی قیامت تک ان سے عذاب ٹالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اور ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر جلد عذاب مسلط کر دیتا۔ بلاشبہ جو یہودی اپنے اسلاف کے بعد تورات کے اور عیسائی انجیل کے وارث ہوئے اور ان کے بعد یہ مشرک لوگ، یہ سب اس قرآن کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں جو محمد ﷺ لے کر آئے اور اسے جھٹلاتے ہیں۔

(15) آپ اس سیدھے دین کی طرف بلائیں، اللہ کے حکم کے مطابق اس پر ڈٹ جائیں اور ان کی جھوٹی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے بحث مباحثہ کے وقت کہیں: میں اللہ تعالیٰ پر اور ان کتابوں پر ایمان لایا جو اس نے اپنے رسولوں پر اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔ جس اللہ کی میں عبادت کرتا ہوں، وہ ہمارا اور تمھارا سب کا رب ہے۔ ہمارے عمل اچھے ہیں یا برے، ہمارے لیے ہیں اور تمھارے لیے تمھارے عمل ہیں، اچھے ہوں یا برے۔ دلیل اور سیدھا رستہ واضح ہو جانے کے بعد ہمارا تمھارا کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کرے گا اور قیامت کے دن اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ ہم میں سے ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔ اس وقت سچا اور جھوٹا، نیز صحیح اور غلط پوری طرح واضح ہو جائے گا۔

فوائد: ❀ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا دین اپنی اصل کے اعتبار سے ایک دین ہے۔ ❀ اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اختلافات کے خطرات کا بیان ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کی کامیابی کے چند اصول: بنیاد کی درستی اور اس پر استقامت، خواہشاتِ نفس کی پیروی سے دُوری، عدل، مشترکہ چیزوں پر توجہ مرکوز رکھنا، بے فائدہ اور فضول بحث مباحثہ سے بچنا، لوٹ کر جانے کے مشترکہ ٹھکانے کی یاد دہانی کرانا ہیں۔

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ
دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾
اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ
أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾
اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ ع 2 10 3
مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ
كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ
مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا
يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

(16) جو لوگ محمد ﷺ پر نازل ہونے والے اس دین کے بارے میں جھوٹے دلائل کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے ہیں جبکہ لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہے تو ان جھگڑنے والوں کی حجت ان کے رب اور اہلِ ایمان کے نزدیک ختم ہونے والی اور نا قابلِ اعتبار ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان کے کفر اور حق کو ٹھکرانے کی وجہ سے ان پر اللہ کا قہر و غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی کٹ حجتی کے باطل ہونے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صحیح دلائل کی اصل بیان کر دی جس سے مسلمان حجت پکڑتے ہیں اور وہ ہے قرآن مجید، چنانچہ فرمایا:

(17) اللہ ہی نے حق کے ساتھ قرآن نازل کیا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس نے عدل اتارا تاکہ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جس قیامت کو یہ لوگ جھٹلاتے ہیں، وہ قریب ہی ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ ہر آنے والی چیز قریب ہی ہوتی ہے۔

(18) جو لوگ اس قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اس کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ وہ حساب کتاب اور ثواب و سزا پر یقین نہیں رکھتے۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ انھیں اس میں اپنے انجام کا خوف ہے اور انھیں یقینی علم ہے کہ یہ حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یاد رکھو! بلا شبہ جو لوگ قیامت کے بارے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں اور انھیں اس کے واقع ہونے میں شک و شبہ ہے، وہ یقیناً حق سے بہت دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

(19) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا لطف و کرم کرنے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور اس کا رزق کھلا کرتا ہے اور جس پر چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے، یہ سب وہ اپنی حکمت اور لطف و کرم کے تقاضوں کے مطابق کرتا ہے۔ وہ ایسی بڑی طاقت والا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا، سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے۔

(20) جو شخص اخروی اعمال و محنت کے ذریعے سے آخرت کا ثواب چاہتا ہو، ہم اس کے لیے اس کا ثواب کئی گنا بڑھا دیں گے۔ سو نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھا دیں گے۔ جو شخص صرف دنیا کا طلب گار ہو، ہم اسے اس کا وہی حصہ دیں گے جو دنیا میں اس کا مقدر ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں کیونکہ اس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔

(21) کیا ان مشرکوں کے اللہ کے سوا معبود ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین کے ایسے احکام مقرر کیے ہیں جن کے مقرر کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا، یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اس کے حلال کیے ہوئے کو حرام کرنا، اور حرام کیے ہوئے کو حلال قرار دینا۔ اگر اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر نہ کیا ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ وہ انھیں اس دن تک مہلت دے گا تو وہ ضرور ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کے انتظار میں ہوگا۔

(22) اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنھوں نے شرک و گناہ کر کے خود پر ظلم کیا کہ وہ اپنے کیے ہوئے گناہوں کی سزا سے خوف زدہ ہوں گے اور وہ سزا انھیں ہر صورت میں مل کر رہے گی۔ توبہ سے خالی خوف انھیں کوئی نفع نہ دے گا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ان کا معاملہ ان کے برعکس ہوگا، چنانچہ وہ جنتوں کے باغات میں خوش باش ہوں گے۔ انھیں ان کے رب کے ہاں کبھی نہ ختم ہونے والی من چاہی اور دل پسند طرح طرح کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ یہی ہے وہ بڑا فضل و احسان جس کا مقابلہ کوئی فضل و احسان نہیں کرتا۔

فوائد: ❀ مومن کا قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرنا، اس کے لیے قیامت کی تیاری میں مددگار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت لطف و کرم کرنے والا ہے۔ جس کے لیے کھلا رزق مناسب اور بہتر ہو، اس کا رزق کھلا کر دیتا ہے اور جس کے لیے تنگ روزی مفید ہو، اسے رزق کی تنگی دے دیتا ہے۔ ❀ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا نقصان ہی نقصان ہے۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ
اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ
بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ
مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَ
مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
ع 3 10 4
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا
كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

(23) یہی ہے وہ عظیم بشارت جس کی خوشخبری اللہ اپنے رسول کے ذریعے سے اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اس تبلیغ حق کی تم سے کوئی جزا نہیں مانگتا، بس ایک جزا مانگتا ہوں جس کا فائدہ بھی تمھیں ہی ہے اور وہ یہ کہ میری تمھارے ساتھ جو رشتے داری ہے، اس کی خاطر مجھ سے محبت کرو۔ جو شخص کوئی نیکی کرے، ہم اس کے لیے اس کا اجر و ثواب بڑھا دیں گے، یعنی نیکی کا بدلہ دس گنا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا اور ان کے نیک اعمال کا بڑا قدردان ہے جو وہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے رہے۔

(24) مشرکوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور اسے اپنے رب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپ اپنے دل میں جھوٹ باندھنے کا خیال بھی لاتے تو میں آپ کے دل پر مہر لگا دیتا، گھڑے ہوئے باطل کو مٹا دیتا اور حق کو باقی رکھتا۔ جب معاملہ اس طرح نہیں تو یہ چیز نبیٔ اکرم ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ پر اپنے رب کی طرف سے وحی آتی ہے، بلاشبہ وہ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندوں کے دلوں میں کیا ہے، اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(25) وہی ہے پاک رب جو کفر اور گناہوں سے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے جب وہ اس کے حضور توبہ کریں اور جو برائیاں انھوں نے کیں، ان سے درگزر فرماتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو، وہ اسے جانتا ہے۔ اس سے تمھارے اعمال میں سے کچھ چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(26) وہ ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور وہ انھیں اپنے فضل سے مزید وہ کچھ بھی دیتا ہے جس کا انھوں نے سوال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بڑا سخت عذاب ان کے انتظار میں ہے۔

(27) اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق کھلا کر دیتا تو وہ زمین میں ظلم کے ساتھ سرکشی اور بغاوت کرتے لیکن اللہ پاک مقرر اندازے کے مطابق جس قدر چاہتا ہے کھلا یا تنگ رزق نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر، انھیں خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ دیتا بھی حکمت کے تحت ہے اور روکتا بھی کسی حکمت سے ہے۔

(28) وہی ہے جو بارش کے نزول سے مایوس ہونے کے بعد اپنے بندوں پر بارش نازل فرماتا ہے، پھر اس بارش کو پھیلا دیتا ہے اور زمین سے نباتات اگ آتی ہیں۔ وہی اپنے بندوں کے معاملات کا نگران اور ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

(29) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان دونوں میں پھیلی اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات ہیں اور وہ انھیں اکٹھا کرنے اور جزا دینے کے لیے جب چاہے جمع کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ یہ اس کے لیے ذرا مشکل نہیں جیسا کہ پہلی دفعہ انھیں پیدا کرنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

(30) اے لوگو! تم پر تمھارے جان و مال کی جو مصیبت بھی آتی ہے، وہ تمھاری اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کے سبب آتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ان میں سے بہت سی باتوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرتا۔

(31) اگر تمھارا رب تمھیں سزا دینا چاہے تو تم کہیں بھاگ کر اس سے نہیں بچ سکتے اور اس کے سوا تمھارا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے معاملات کی نگرانی کرے۔ اگر وہ تمھیں عذاب دینا چاہے تو اس کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر سکے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے بدلے اور اجرت کا طلب گار نہیں ہوتا۔ ❀ رزق کا کھلا ہونا اور اس کی تنگی حکمتِ الٰہی کے تابع ہیں جو یقیناً بہت سے لوگوں سے اوجھل رہتی ہے۔ ❀ گناہ اور نافرمانیاں مصیبتوں کا باعث بنتی ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ
فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ
سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ ع 4 14 5

(32) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی مانند بلند و بالا وہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے بھی ہیں جو سمندر میں چلتے ہیں۔

(33) اگر اللہ تعالیٰ اس ہوا کو روکنا چاہے جو ان جہازوں اور کشتیوں کو چلاتی ہے تو اسے روک دے اور یہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے سمندروں میں رکے رہ جائیں اور حرکت بھی نہ کر سکیں۔ بلاشبہ ان جہازوں اور کشتیوں کی تخلیق اور ہواؤں کو تابع کرنے کی مذکورہ چیزوں میں اللہ کی قدرت کے واضح دلائل ہیں ہر اس شخص کے لیے جو آزمائشوں اور مصیبتوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے انعاماتِ ربانی کا بے حد قدر دان ہے۔

(34) یا اگر اللہ تعالیٰ ان جہازوں اور کشتیوں پر تیز آندھی بھیج کر ان کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو وہ لوگوں کے کیے ہوئے گناہوں کے باعث انھیں تباہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے بہت زیادہ گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر ان کی پکڑ نہیں کرتا۔

(35) تاکہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ تیز آندھی کے ذریعے سے ان جہازوں اور کشتیوں کی تباہی و بربادی کے وقت یہ جان لیں کہ اس ہلاکت سے بھاگنے کے لیے ان کے پاس کوئی راہ نہیں، چنانچہ وہ صرف اللہ کو پکاریں اور اس کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیں۔

(36) سوائے لوگو! تمھیں مال و مرتبہ یا اولاد جو کچھ دیا گیا ہے، وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور ختم ہونے والا ہے اور باقی رہنے والی نعمتیں جنت کی نعمتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں صرف اکیلے اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

(37) جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے ان کے ساتھ برا سلوک کرے اور وہ اس پر غصے ہوں تو اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں اور اس پر اسے سزا نہیں دیتے۔ یہ معافی وہ فضل و احسان کرتے ہوئے تب دیتے ہیں جب اس میں کوئی بھلائی اور بہتری ہو۔

(38) وہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کا فرمان قبول کیا، اس طرح کہ اس کا حکم بجالائے اور اس کے منع کیے ہوئے کو چھوڑ دیا اور کامل طریقے سے نماز قائم کرنے کی پابندی کی، اور وہ جو اپنے اہم معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

(39) جب ان پر ظلم ہو تو وہ اپنی عزت اور دفاع کے لیے اس وقت بدلہ لیتے ہیں جب ظالم معافی کا اہل نہ ہو اور یہ بدلہ حق ہے خاص طور پر جب معاف کر دینے میں کوئی بہتری نہ ہو۔

(40) جو شخص اپنا حق اور بدلہ لینا چاہے، اس کے لیے یہ جائز ہے مگر برابر برابر۔ زیادتی اور حد سے بڑھنا جائز نہیں۔ جس نے برا سلوک کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس کی بدسلوکی پر کوئی پکڑ نہ کی اور اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان معاملات کی اصلاح کر لی تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ بلاشبہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا جو لوگوں پر ان کی جان یا مال یا عزت کے حوالے سے ظلم کرتے ہیں بلکہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

(41) جس نے اپنا بدلہ لیا تو ایسے لوگوں کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی کیونکہ انھوں نے اپنا حق وصول کیا ہے۔

(42) پکڑ اور سزا صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگوں پر ظلم اور زمین میں نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(43) جس شخص نے دوسرے کے تکلیف دینے پر صبر کیا اور اس سے درگزر کیا تو یہ صبر اس کے اور معاشرے کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ یہ ایک قابلِ تعریف کام ہے جس کی توفیق بڑے اونچے نصیب اور مقدر والوں کو ملتی ہے۔

فوائد: ❀ صبر اور شکر دو ایسے سبب ہیں جن سے اللہ کی آیات سے نصیحت پکڑنے کی توفیق ملتی ہے۔ ❀ اسلام میں باہمی مشاورت (آپس میں مشورہ کرنے) کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔
❀ ظالم سے اس کے ظلم کے برابر بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کر دینا اس سے بہت بہتر ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرٰىهُمْ
يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ
مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ ۙ
اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾

(44) جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے بہکا دے اور حق سے دور کر کے بھٹکا دے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں جو اس کی خیرخواہی کرے۔ آپ کفر و گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کو دیکھیں گے کہ جب وہ قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اپنی خواہش یوں ظاہر کریں گے: کیا دنیا کی طرف واپس جانے کی کوئی راہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کریں۔

(45) اے رسول (ﷺ)! آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جب انھیں آگ کے سامنے لا کھڑا کیا جائے گا اور وہ ذلت و رسوائی کے مارے جہنم کے شدید خوف سے لوگوں کو کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے کہیں گے: بلاشبہ حقیقی ناکام وہ ہیں جنھوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے عذاب کا حقدار ٹھہرا کر نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو! بلاشبہ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیے، وہ ہمیشہ کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب میں ہوں گے۔

(46) ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو قیامت کے دن انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے ان کی مدد کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ حق سے بہکا کر گمراہ کر دے تو اس کے لیے کبھی کوئی راستہ نہیں جو اس کی حق کی طرف راہنمائی کر سکے۔

(47) اے لوگو! اپنے رب کی بات مان لو، اس طرح کہ اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں دیر نہ کرو۔ یہ بات چھوڑ دو کہ آج کروں گا کل کروں گا، اس سے پہلے کہ قیامت کا وہ دن آ جائے جو آنے کے بعد کسی صورت ٹلنے والا نہیں۔ تمھیں اس روز نہ تو پناہ کی کوئی جگہ ملے گی کہ جس میں تم چھپ سکو اور نہ انکار کی کوئی صورت ہو گی کہ تم دنیا میں کیے ہوئے اپنے گناہوں سے انجان بن سکو۔

(48) پھر اے رسول (ﷺ)! اگر یہ اُس سے منہ پھیر لیں جس کا آپ نے انھیں حکم دیا ہے تو (پریشان نہ ہوں) ہم نے آپ کو ان کے اعمال کی حفاظت کے لیے نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کے ذمے بس اس کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کا حساب لینا اللہ کے ذمے ہے۔ جب ہم انسان کو مال اور صحت وغیرہ دے کر اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے اور اگر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ان پر کوئی آزمائش اور تکلیف آ جائے تو ان کا مزاج یہ ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کے منکر اور ناشکرے بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان کی تقدیر میں جو لکھا ہے، اس پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔

(49)، (50) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ مذکر یا مؤنث یا اس کے علاوہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں دیتا ہے اور بیٹوں سے اسے محروم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور بیٹیوں سے اسے محروم رکھتا ہے یا جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ایک ساتھ دے دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے اور وہ اولاد سے محروم رہتا ہے۔ بلاشبہ جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے، وہ اسے خوب جاننے والا ہے اور یہ اس کا کامل علم اور کمال حکمت ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی ہے نہ کوئی شے اسے عاجز اور بے بس کر سکتی ہے۔

(51) کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر الہام یا کسی دوسرے طریقے سے وحی کر کے یا اس سے اس طرح کلام کرے کہ وہ اس کا کلام سنے اور اسے نہ دیکھے یا اس کی طرف کوئی پیغام پہنچانے والا فرشتہ بھیجے، جیسے جبریل علیہ السلام، تو وہ اللہ کے حکم سے اس بشر رسول کی طرف وحی کرے جو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی کرنا چاہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذات و صفات میں برتر، نہایت عالی شان اور اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں جلدی کرنا واجب ہے۔ ❀ رسول کی ذمے داری تبلیغ ہے اور نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے بندوں کی بہتری کے مطابق بیٹے یا بیٹیاں یا دونوں ہی دیتا ہے، اس میں بیٹوں کو بیٹیوں پر کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف کئی طریقوں سے وحی کرتا ہے جس کی حکمتیں وہ خود جانتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْإِيمَانُ وَلٰكِن جَعَلْنٰهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِۦ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ
وَإِنَّكَ لَتَهْدِيٓ إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرٰطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُۥ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾ ع 5 10 6

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمٰنُونَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُۥ فِيٓ أُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ
عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا
مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٧﴾ فَأَهْلَكْنَآ أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ
الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ
خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾

(52) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح ہم نے اپنی طرف سے آپ پر قرآن کی وحی کی۔ آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے کہ رسولوں پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں کیا ہوتی ہیں اور نہ آپ کو یہ علم تھا کہ ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنا کر نازل کیا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ بے شک آپ لوگوں کی رہنمائی سیدھی راہ، یعنی دینِ اسلام کی طرف کر رہے ہیں۔

(53) اس اللہ کی راہ کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ وہی پیدا کرنے والا، مالک اور تدبیر کرنے والا ہے۔ بالآخر تمام امور اپنی تقدیر اور تدبیر میں اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

سورۂ زخرف مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: دنیوی زندگی کی زیب وزینت کے دلدادہ ہونے سے خبردار کرنا تاکہ وہ شرک کا ذریعہ نہ بنے۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر مفصل کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق تک پہنچانے والی راہِ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

(3) اے وہ لوگو جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا! بلاشبہ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اس کے معنی پر غور وفکر کرو اور انھیں دوسری امتوں تک پہنچانے کے لیے سمجھو۔

(4) بلاشبہ یہ قرآن لوح محفوظ میں نہایت عالی شان، رفعت والا اور حکمت سے بھرپور ہے۔ یقیناً اس کی آیات احکام اور ممنوعہ کاموں میں پختہ اور دوٹوک ہیں۔

(5) کیا تمھارے شرک اور نافرمانیوں کی کثرت کے سبب تم سے منہ پھیرتے ہوئے ہم تم پر قرآن نازل کرنا چھوڑ دیں گے؟ ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ تمھارے ساتھ ہماری رحمت اس کے برعکس کا تقاضا کرتی ہے۔

(6) ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں کتنے ہی نبی بھیجے۔

(7) اور ان امتوں کے پاس اللہ کی طرف سے جب بھی کوئی نبی آیا تو انھوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا۔

(8) ہم نے تو ان امتوں سے بھی زیادہ زور آوروں کو ہلاک کر دیا، پھر جو ان سے کہیں زیادہ کمزور ہیں، انھیں تباہ کرنے سے ہم عاجز نہیں ہیں اور قرآن میں اگلی امتوں کی تباہی کا حال گزر چکا ہے، جیسے عاد، ثمود، قوم لوط اور مدین والے۔

(9) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان جھٹلانے والے مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور زمین کا خالق کون ہے؟ تو وہ آپ کے سوال کے جواب میں ضرور کہیں گے: انھیں سب پر غالب اس ذات نے پیدا کیا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، جو ہر چیز کو خوب جاننے والی ہے۔

(10) اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمھارے لیے بچھونا بنایا تو اسے ایسا فرش بنا دیا جسے تم اپنے قدموں سے روندتے ہو اور تمھارے لیے اس کے پہاڑوں اور وادیوں میں راستے بنا دیے تاکہ تم اپنے سفروں میں ان سے رہنمائی لو۔

(11) اور (اللہ ہی ہے) جس نے ایک اندازے کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا جو تمھیں، تمھارے چوپایوں اور تمھاری کھیتیوں کے لیے کافی ہے، پھر ہم نے اس سے ایک مردہ اور بے آباد شہر کو جس میں کوئی نباتات نہیں تھی، زندہ اور آباد کر دیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بنجر زمین کو نباتات کے ساتھ شاداب کیا، اسی طرح وہ تمھیں قبروں سے اٹھانے کے لیے زندہ کرے گا۔

فوائد: ❀ لوگوں کی ہدایت میں وحی کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے روح کہا گیا ہے۔ اس کا مقام وہی ہے جو روح کا جسم میں ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کی طرف ہدایت کی نسبت اس معنی میں ہے کہ آپ راہ نمائی کرنے والے ہیں۔ ہدایت کی توفیق دینا مراد نہیں۔

❀ مشرکین جس توحید ربوبیت (رب کو ایک ماننے) کے قائل ہیں، یہ قیامت کے دن انھیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ
عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ
بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ
فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ
الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ
مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ
كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾

ع 1 15 7

(12) اور وہ جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے، جیسے: رات اور دن، مذکر اور مؤنث وغیرہ، اور تمھارے لیے جہاز اور کشتیاں بنائیں اور چوپائے پیدا کیے جن پر تم اپنے سفروں میں سوار ہوتے ہو۔ تم کشتیوں پر سمندر میں سوار ہوتے ہو اور اپنے جانوروں پر خشکی کے سفر میں۔

(13) یہ سب کچھ تمھاری خاطر اس لیے بنایا تاکہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے سفروں میں جم کر سوار ہوا کرو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب ان کی کمر پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ کہ اس نے انھیں تمھارے تابع کر دیا ہے۔ تم اپنی زبانوں سے کہو کہ پاک اور مقدس ہے وہ ذات جس نے ان سواریوں کو ہمارے لیے تیار اور تابع کیا جس کے نتیجے میں ہم ان پر حکم چلاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے بس میں نہ کرتا تو ہم انھیں قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔

(14) بلاشبہ ہم مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزا و سزا پانے کے لیے ہر صورت میں اپنے رب اکیلے ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(15) مشرکوں کا یہ خیال تھا کہ بعض مخلوقات خالق کے وجود سے پیدا شدہ ہیں، حالانکہ وہ پاک ہے، چنانچہ انھوں نے کہا: فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ بلاشبہ جو انسان اس طرح کی بات کہتا ہے، وہ بڑا ناشکرا ہے جس کا کفر اور گمراہی واضح ہے۔

(16) اے مشرکو! کیا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں بنائی ہیں اور تمھیں اولاد میں سے خالص بیٹوں سے نوازا ہے؟ یہ کیسی تقسیم ہے جو تم نے اپنے خیال سے کر لی ہے؟

(17) جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر ملے جس کی نسبت وہ اپنے رب کی طرف کرتے ہیں، تو شدتِ غم اور پریشانی سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔ تو بھلا جس کی خبر کو سن کر وہ خود غمگین ہو جائے، اس کی نسبت اپنے رب کی طرف کیسے کرتا ہے؟

(18) کیا وہ اپنے رب کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں جو زینت میں پلی بڑھی ہو جبکہ وہ اپنے عورت ہونے کی وجہ سے بحث کے وقت کھل کر بات بھی نہ کر سکے؟

(19) انھوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں، مؤنث بنا دیا۔ کیا وہ اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تو انھوں نے پتا چلا لیا کہ وہ مؤنث ہیں؟ فرشتے ان کی یہ گواہی ضرور لکھ لیں گے اور اس کے بارے میں قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔

(20) انھوں نے تقدیر سے دلیل پکڑتے ہوئے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم فرشتوں کی عبادت نہ کریں تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ اس کا ہم سے یہ چاہنا اس کی رضامندی کی دلیل ہے۔ ان کے اس قول کی کوئی علمی بنیاد نہیں، بلکہ وہ تو صرف جھوٹ بولتے ہیں۔

(21) کیا ہم نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جو ان کے لیے غیر اللہ کی عبادت جائز قرار دیتی ہو اور وہ اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اس سے حجت پکڑ رہے ہیں؟ (22) نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ انھوں نے بڑوں کی تقلید کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے سے پہلے اپنے باپ دادوں کو ایک دین اور ملت پر پایا جو بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم بھی ان کے نقش قدم پر ان بتوں کی عبادت کر رہے ہیں۔

(23) اے رسول (ﷺ)! جس طرح انھوں نے جھٹلایا اور اپنے آباء واجداد کی تقلید کو دلیل بنایا، اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جس بستی میں بھی اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو وہاں کے مال دار سرداروں اور وڈیروں نے یہی کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین اور ملت پر پایا اور ہم انھی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں، اس لیے آپ کی قوم اس بارے میں کوئی انوکھا کام نہیں کر رہی۔

فوائد: ❀ ہر نعمت کا تقاضا ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے۔ ❀ اپنے رب کے بارے میں مشرکوں کے تصورات کی ناانصافی اور ظلم اس وقت کھل کر سامنے آ گیا جب انھوں نے بیٹیوں کی نسبت اللہ کی طرف کی اور اپنے لیے انھیں ناپسند کیا۔ ❀ گناہ کرنے کے لیے تقدیر کو دلیل بنانا غلط ہے۔ ❀ حقائق ثابت کرنے کی ایک بنیاد مشاہدہ ہے۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
النصف عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ 2 ع 10 8
بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَ
جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ
هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا
جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ
يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ
يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ
لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ
اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع 3 ع 10 9

(24) ان سے ان کے رسول نے کہا: اگر میں تمھارے پاس اس دین سے بہتر دین لایا ہوں جس پر تمھارے باپ دادا تھے تو کیا پھر بھی تم ان کی پیروی کرو گے؟ انھوں نے کہا: بلاشبہ ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں جو آپ کو دے کر بھیجا گیا ہے اور جو آپ سے پہلے رسول لے کر آئے۔

(25) پھر جن امتوں نے آپ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا، ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں ہلاک کر دیا۔ آپ غور کریں کہ ان رسولوں کو جھٹلانے والے ان لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ یقیناً ان کا انجام نہایت دردناک تھا۔

(26) اے رسول (ﷺ)! آپ یاد کریں جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو، میں یقیناً ان سے بری ہوں۔

(27) سوائے اللہ کے جس نے مجھے پیدا کیا، وہ یقیناً میری اپنے اس صحیح دین کی پیروی کی طرف راہ نمائی کرے گا جس میں میرا نفع ہے۔

(28) ابراہیم علیہ السلام اپنے بعد اپنی اولاد میں بھی اس کلمۂ توحید، یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کو باقی چھوڑ گئے، چنانچہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی اللہ کی توحید بیان کرنے والا اور شرک نہ کرنے والا ضرور رہے گا تاکہ وہ شرک اور گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کریں۔

(29) میں ان جھٹلانے والے مشرکوں کو ہلاک کرنے میں جلدی نہیں کروں گا بلکہ انھیں دنیا میں باقی رکھ کر فائدہ پہنچاؤں گا اور ان سے پہلے میں نے ان کے باپ دادا کو بھی فائدہ پہنچایا حتی کہ ان کے پاس قرآن مجید اور صاف صاف سنا دینے والے رسول محمد ﷺ آ گئے۔

(30) جب ان کے پاس یہ قرآن آیا جو بلاشک وشبہ حق ہے تو انھوں نے کہا: یہ تو جادو ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ ہم پر جادو کرتے ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں اور کسی صورت اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔

(31) جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن فقیر اور یتیم محمد (رسول اللہ ﷺ) پر اتارنے کے بجائے مکہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا؟

(32) اے رسول (ﷺ)! کیا یہ آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں کہ جسے چاہیں دیں اور جس سے چاہیں روک لیں یا اللہ تعالیٰ دیتا اور روکتا ہے؟ ہم نے دنیا میں ان کی روزی ان کے درمیان تقسیم کی ہے اور بعض کو ان میں مالدار اور بعض کو محتاج بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے کام آئیں اور آخرت میں اپنے بندوں کے لیے آپ کے رب کی رحمت اس فانی دنیا کے ساز و سامان سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔

(33) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سارے لوگ کفر میں ایک ہی گروہ بن جائیں گے تو یقیناً اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی بنا دیتے اور ان کے لیے سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا دیتے جن پر وہ چڑھا کرتے۔

(34) ہم انھیں آزمانے اور ڈھیل دینے کے لیے ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں، چاندی کے بنا دیتے۔

(35) اور ہم ضرور ان کے لیے (کئی چیزیں) سونے کی بنا دیتے۔ یہ سب کچھ دنیا کے ساز و سامان کے سوا کچھ نہیں، اس کے فنا اور ختم ہو جانے کی وجہ سے اس کا فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کے ہاں آخرت کی جو نعمتیں ہیں، وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے بہت بہتر ہیں۔

فوائد: ❀ سابقہ امتوں کی گمراہی کا ایک سبب تقلید (باپ دادا کی پیروی) تھی۔

❀ کفر اور کافروں سے اظہارِ براءت لازم اور ضروری ہے۔

❀ روزی کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تابع ہے۔

❀ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے۔ اگر اس کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
4 ع 10 10 يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَ
اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ
السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

(36) جو سطحی نظر سے قرآن کو دیکھے اور وہ اسے (حق سے) منہ پھیرنے تک پہنچا دے، اس پر ایک شیطان چھوڑ کر اسے سزا دی جاتی ہے، وہ ہر وقت اس کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور اس کی گمراہی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

(37) یہ ساتھی (ابلیس کے چیلے) جو قرآن سے منہ پھیرنے والوں پر چھوڑے جاتے ہیں، یقیناً انھیں اللہ کے دین سے روکتے ہیں تو وہ اللہ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں نہ اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق کی راہ پر چل رہے ہیں، اس طرح وہ اپنی گمراہی سے توبہ بھی نہیں کرتے۔

(38) حتی کہ اللہ کے ذکر سے منہ پھیرنے والا جب قیامت کے دن ہمارے پاس آئے گا تو یہ خواہش کرے گا: اے شیطان ساتھی! کاش کہ میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلے جتنی دوری ہوتی۔ تُو تو بہت بُرا ساتھی ہے۔

(39) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں سے کہے گا: آج تم سب کی عذاب میں شرکت تمھیں کوئی نفع نہ دے گی جبکہ تم شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کر چکے، چنانچہ تمھارے شریک تمھارے عذاب میں سے کچھ بھی اپنے ذمے نہیں لیں گے۔

(40) بلاشبہ یہ سارے حق سننے سے بہرے اور اسے دیکھنے سے اندھے ہیں تو اے رسول (ﷺ)! کیا آپ بہروں کو سنانے کی یا اندھوں کو راہ دکھلانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جو سیدھی راہ سے کھلم کھلا بھٹکا ہوا ہے، اسے آپ راہ دکھا سکتے ہیں؟

(41) اگر ہم آپ کو لے جائیں، یعنی انھیں عذاب دینے سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو بھی ہم انھیں دنیا و آخرت میں عذاب دے کر ضرور ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

(42) یا اگر ہم اس عذاب کا کچھ حصہ آپ کو دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو ہم اس بات پر بھی قادر ہیں۔ وہ ہم پر کسی چیز میں غالب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(43) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس وحی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف کی ہے اور اس پر عمل کریں۔ بلاشبہ آپ ایسی راہِ حق پر ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(44) بلاشبہ یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے باعثِ عزت و شرف ہے اور عنقریب قیامت کے دن تم سے اس پر ایمان لانے، اس کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(45) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے، ان سے پوچھیے: کیا ہم نے رحمان کے علاوہ کوئی اور معبود بنائے جن کی عبادت کی جاتی ہو؟

(46) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے ان سے کہا: میں تمام مخلوقات کے رب کا رسول ہوں۔

(47) پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لائے تو وہ ان کا مذاق اڑانے اور استہزاء کرنے لگے۔

(48) ہم فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کی جو نشانی اور حجت دکھاتے، وہ اپنے سے پہلی حجت سے بڑی ہوتی اور ہم نے انھیں دنیا میں عذاب میں پکڑا کہ شاید وہ اس کفر سے باز آ جائیں جس پر وہ تھے۔ لیکن یہ سب بے فائدہ رہا۔

(49) جب انھیں کچھ عذاب نے آ لیا تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کے مطابق دعا کر جو اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو وہ ہم سے عذاب دور کر دے گا۔ اگر اس نے ہم سے عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور اس کی راہ پر لگ جائیں گے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید سے منہ پھیرنے کے خطرات کا بیان ہے۔
❀ قرآن مجید رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے لیے عزت و شرف کا باعث ہے۔
❀ شرک کو چھوڑنے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہے۔ ❀ حق کا مذاق اڑانا کفر کی ایک صفت ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ
فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ
مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ
أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ع 5/11/11
ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ
أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ
إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ
نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ
لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾
وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَ
لَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾

(50) پھر جب ہم نے ان سے عذاب ہٹا لیا تو وہ اسی وقت اپنا قول وقرار توڑنے والے اور بدعہدی کرنے والے تھے۔

(51) فرعون نے اپنی سلطنت پر فخر کرتے ہوئے اپنی قوم میں یہ اعلان کرایا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں، کیا دریائے نیل کی یہ نہریں جو میرے محلات کے نیچے سے بہ رہی ہیں، میری نہیں ہیں؟ کیا تم میری بادشاہت دیکھتے نہیں اور میری شان وشوکت نہیں جانتے؟

(52) سو میں اس دھتکارے ہوئے کمزور موسیٰ سے کہیں بہتر ہوں جو صاف بول بھی نہیں سکتا۔

(53) پھر جس اللہ نے اسے بھیجا ہے، اس نے اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے تاکہ پتا چلے کہ وہ اس کا رسول ہے یا اس کے ساتھ قطار باندھے فرشتے ہی آ جاتے۔

(54) چنانچہ فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انھوں نے گمراہی میں اس کی اطاعت کر لی، بلاشبہ وہ سارے لوگ ہی اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے تھے۔

(55) پھر جب انھوں نے کفر پر اڑے رہ کر ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔

(56) ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کو لوگوں کا پیشوا بنا دیا اور آپ کی قوم کے کافران کے نقشِ قدم پر ہیں اور ہم نے انھیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا تاکہ وہ ان جیسا عمل کریں نہ ان جیسی سزا پائیں۔

(57) جب مشرکوں نے یہ خیال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جن کی عبادت عیسائی کرتے ہیں، وہ بھی درج ذیل ارشاد باری کے عموم میں داخل ہیں: ﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ ”بے شک تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تم اس پر پہنچنے والے ہو۔“ (الأنبیآء 21:98) کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت سے منع کیا ہے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت سے بھی روکا ہے تو اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تب آپ کی قوم کے لوگ جھگڑا کر کے چیختے چلاتے اور شور شرابا کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم اس بات پر خوش ہیں کہ ہمارے معبودوں کا بھی وہی مقام ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ ”بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی لکھی جا چکی، وہ دوزخ سے دُور رکھے جائیں گے۔“ (الأنبیآء 21:101) (58) اور انھوں نے کہا: کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)؟ ابن زبعریٰ اور اس جیسے لوگ آپ کے سامنے اس طرح کی مثالیں حق تک پہنچنے کی محبت میں بیان نہیں کرتے بلکہ ان کی چاہت صرف جھگڑا کرنا ہے۔ دراصل ان کی تربیت ہی جھگڑے پر ہوئی ہے۔ (59) عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) بھی صرف اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں جنھیں نبوت و رسالت عطا کر کے ہم نے ان پر انعام کیا۔ ہم نے انھیں بغیر باپ کے پیدا کر کے، جیسے آدم کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا، بنی اسرائیل کے لیے ایک نمونہ بنا دیا جس سے وہ اللہ کی قدرت پر دلیل پکڑتے ہیں۔ (60) اے اولادِ آدم! اگر ہم تمھیں ہلاک کرنا چاہتے تو ہم تمھیں ہلاک کر دیتے اور تمھاری جگہ فرشتوں کو زمین میں بسا دیتے جو اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے۔ (61) بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جب وہ آخر زمانے میں اتریں گے، لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میں تمھارے پاس اللہ کی طرف سے جو لایا ہوں، اس میں میری پیروی کرو۔ یہ جو میں تمھارے پاس لایا ہوں، یہ وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ (62) اور شیطان تمھیں بہکا کر اور بے وقوف بنا کر سیدھے راستے سے نہ ہٹا دے۔ بلاشبہ وہ تمھارا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ (63) جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس اس بات کے کھلے معجزے لے کر آئے کہ وہ رسول ہیں تو ان سے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمھارے پاس حکمت لایا ہوں اور تمھارے لیے تمھارے ان بعض دینی امور کی وضاحت کرنے آیا ہوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو، لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمھیں حکم دوں اور جس چیز سے تمھیں روکوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

فوائد: ❀ وعدے توڑنا کافروں کا وصف ہے۔ ❀ فاسق اور گناہ گار کم عقل ہوتا ہے، اسے جب کوئی بے وقوف بنانا چاہے بنا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی ناراضی خسارے اور نقصان کو واجب کر دیتی ہے۔ ❀ گمراہ لوگ قرآنی نصوص میں اپنی خواہشات کے مطابق ردّ و بدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ❀ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ
عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا
الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ ۚ
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ
لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ ۚ

6 ع 11 12

(64) بلاشبہ میرا اور تمھارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں، لہٰذا خالص اسی کی عبادت کرو اور یہ توحید ہی وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(65) پھر عیسائیوں کے مختلف گروہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، چنانچہ ان میں سے کچھ نے کہا: وہ معبود ہیں، کچھ نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور کچھ نے کہا: وہ اور ان کی ماں دونوں معبود ہیں، لہٰذا ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب کی صورت میں جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہوگا، بربادی ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود بنا کر یا اللہ کا بیٹا قرار دے کر یا تین میں تیسرا (معبود) قرار دے کر خود پر ظلم کیا۔

(66) کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرنے والے یہ تمام گروہ بس قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے اور انھیں اس کے آنے کا احساس بھی نہ ہو؟ اگر وہ ان کے پاس اس حالت میں آئی کہ وہ اپنے کفر پر اڑے ہوئے تھے تو ان کا انجام دردناک عذاب ہوگا۔

(67) کفر اور گمراہی کی بنیاد پر ایک دوسرے سے گہری دوستیاں کرنے والے قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے اللہ سے ڈرنے والوں کے جو اس کے حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ ان کی دوستی دائمی اور لازوال ہوگی۔

(68) اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اے میرے بندو! آج نہ تمھیں آیندہ پیش آنے والے حالات کا خوف ہے اور نہ دنیا کا جو ساز و سامان تمھارے ہاتھ نہیں آیا، اس کے کھو جانے کا کوئی غم ہے۔

(69) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لائے اور وہ قرآن کے تابع فرمان تھے، اس طرح کہ اس کے حکموں پر عمل کرتے تھے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رکنے والے تھے۔

(70) تم اور تمھاری طرح ایمان لانے والے جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم ہمیشہ کی، دائمی اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو پا کر خوش و خرم رہو گے۔

(71) ان کے نوکر چاکر سونے کے برتن اور رکابیاں، جن کے کنڈے نہیں ہوں گے، لے کر چکر لگائیں گے، کھانے پینے کا دور چلے گا، جنت میں دل پسند اور من چاہی چیزیں ملیں گی اور وہ سب کچھ ہوگا جسے دیکھ کر آنکھوں کو سرور ملے گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے، کبھی اس سے نکالے نہ جاؤ گے۔

(72) یہ جنت جس کے اوصاف تمھیں بتائے گئے ہیں، یہی وہ بہشت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمھارے اعمال کے بدلے تمھیں وارث بنایا۔

(73) اس میں تمھارے لیے نہ ختم ہونے والے بکثرت پھل ہوں گے جنھیں تم کھاتے رہو گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کی جزا کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان لوگوں کی سزا کا ذکر کر دیا جو ان کے مخالف ہیں اور وہ ہیں مجرم لوگ، چنانچہ فرمایا:

(74) بلاشبہ کفر اور گناہ کرنے والے مجرم قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (75) ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی اور وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اس میں رہیں گے۔ (76) ہم نے انھیں آگ میں داخل کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ کفر کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ (77) وہ جہنم کے داروغے مالک کو پکار پکار کر کہیں گے: اے مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے کہ ہم عذاب سے نجات پاسکیں تو مالک انھیں جواب دیتے ہوئے کہے گا: بلاشبہ تم ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے، کبھی مرو گے نہیں اور نہ عذاب تم سے ختم ہوگا۔ (78) یقیناً ہم دنیا میں تمھارے پاس حق لائے تھے جس میں کوئی شک و شبہ نہ تھا لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔

(79) اگر انھوں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی سازش کی اور ان کے لیے کوئی چال چلی تو ہم بھی ان کے مقابلے میں اپنی تدبیر کرنے والے ہیں جو ان کی سازش سے کہیں زیادہ پختہ و مضبوط ہے۔

فوائد: ❀ فاسقوں اور نافرمانوں کی دوستیاں روزِ قیامت ختم ہو جائیں گی جبکہ پرہیزگاروں کی دوستیاں سدا بہار ہیں۔ ❀ ایمان والوں کے لیے ہر اس امر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور تسلی ہے جو وہ دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑ گئے اور جس سے انھیں مستقبل میں واسطہ پڑے گا۔ ❀ حق سے نفرت و کراہت انتہائی خطرناک ہے۔ ❀ کافروں کا مکر و فریب انھی پر الٹا پڑتا ہے، خواہ کچھ دیر کے بعد ہی ہو۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ
يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾
سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾
فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ
يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وقف لازم
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ 7 ع 22 13

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ ۚ
إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾

12 ع – 12 عند المتقدمین 12

(80) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی ان پوشیدہ باتوں کو نہیں سنتے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہیں یا جن باتوں کے ساتھ وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں۔ کیوں نہیں! یقیناً ہم یہ سب کچھ سنتے ہیں بلکہ فرشتے ان کے پاس ان کا ہر عمل لکھ رہے ہیں۔

(81) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ بیٹیوں کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے جو وہ کہتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں، وہ اس سے بری اور پاک ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلے عبادت کرنے اور پاکی بیان کرنے والا ہوں۔

(82) آسمانوں، زمین اور عرش کا رب ان باتوں سے بری اور پاک ہے جو یہ مشرک لوگ شراکت دار، بیوی اور اولاد کے حوالے سے اس سے منسوب کرتے ہیں۔

(83) سو اے رسول (ﷺ)! انھیں ان کے باطل میں بھٹکتا چھوڑ دیجیے اور وہ کھیل کھیلنے میں مشغول رہیں یہاں تک کہ انھیں اپنے اس دن سے واسطہ پڑ جائے جس کا ان سے وعدہ ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔

(84) وہی پاک رب آسمانوں میں سچا معبود ہے اور وہی زمین میں معبودِ برحق ہے اور وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے احوال خوب جاننے والا ہے۔ ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(85) اللہ پاک کی خیر و برکت نہایت ہی زیادہ ہے جس اکیلے کے لیے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہی ہے اور اسی اکیلے کے پاس اس گھڑی کا علم ہے جس میں قیامت قائم ہوگی۔ اس کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا۔ اسی کی طرف تم حساب کتاب اور جزا کے لیے آخرت میں لوٹائے جاؤ گے۔

(86) اور جن کی مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، وہ اللہ کے ہاں سفارش کا اختیار بھی نہیں رکھتے، سوائے اس کے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسے اس چیز کا جس کی اس نے گواہی دی، علم بھی ہو، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، عزیر علیہ السلام اور فرشتے۔

(87) اگر آپ ان سے پوچھیں: انھیں کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ پھر اس اعتراف (سمجھنے ماننے) کے بعد وہ اس کی عبادت سے کس طرح پھیرے جاتے ہیں؟ (88) اس پاک ذات کو اس شکوے کا بھی علم ہے جو اس کے رسول کو اپنی قوم کے جھٹلانے کے بارے میں ہے اور اس کے اس قول کا بھی کہ اے میرے رب! یہ قوم اس پر ایمان نہیں لاتی جو تو نے مجھے دے کر ان کی طرف بھیجا ہے۔

(89) سو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور ان سے وہ بات کہیں جس سے آپ ان کے شر سے دور رہیں...... اور یہ مکہ کی بات ہے...... عنقریب وہ جان لیں گے کہ انھیں کیا سزا ملتی ہے۔

سورۂ دخان مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: مشرکین کو جلد اور دیر سے آنے والی اس سزا کو بیان کر کے ڈرانا دھمکانا جو ان کی منتظر ہے۔

تفسیر: (1) ﴿حمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق کی طرف راہِ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

(3) یقیناً ہم نے قرآن شبِ قدر میں اتارا اور یہ بہت زیادہ خیر و برکت والی رات ہے۔ بلا شبہ ہم اس قرآن کے ذریعے سے ڈرانے والے ہیں۔

(4) اسی رات ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے جو روزی اور موت وغیرہ کے ان امور سے متعلق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس سال کرنے والا ہوتا ہے۔

فوائد: ❀ بندے کا علم اپنے رب کے بارے میں جوں جوں بڑھتا ہے، توں توں اس کا اعتماد اپنے رب پر زیادہ ہوتا ہے اور وہ اس کی شریعت کا پابند ہوتا چلا جاتا ہے۔

❀ قیامت کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

❀ قرآن مجید کا خیر و برکت سے بھرپور لیلۃ القدر میں نازل ہونا اس کی عظیم قدر و منزلت کی دلیل ہے۔

أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن
كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ
الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ
بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا اكْشِفْ
عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ
رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا
كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ
جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي
عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾
فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا
إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾
كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾

وقف لازم — وقف لازم — وقف لازم — الثلاثة

(5) ہم ہر پختہ اور مضبوط کام کا فیصلہ خود کرتے ہیں، بلاشبہ ہم ہی ہیں رسول بھیجنے والے۔ (6) اے رسول (ﷺ)! ہم جن کی طرف رسول بھیجتے ہیں، ان پر آپ کے رب کی رحمت کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ بلاشبہ وہی ہے اپنے بندوں کی باتیں خوب سننے والا اور ان کے کاموں اور نیتوں کو خوب جاننے والا۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ (7) وہ آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اس کا بھی رب ہے۔ اگر تم اس پر یقین رکھتے ہو تو میرے رسول ﷺ پر بھی ایمان لاؤ۔ (8) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اس کے سوا کوئی زندہ کرنے والا ہے نہ مارنے والا۔ وہی تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔ (9) یہ مشرک اس پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ اس بارے میں شک میں مبتلا ہیں اور اپنے باطل میں پڑے اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ (10) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی قوم پر جلد آنے والے عذاب کا انتظار کریں جس دن آسمان واضح دھواں لائے گا جسے شدتِ بھوک سے وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ (11) جو آپ کی ساری قوم کو گھیر لے گا اور ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم پر آیا ہے، نہایت دردناک عذاب ہے۔ (12) تو وہ اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے جو تو نے ہم پر بھیجا ہے۔ اگر تو نے اسے ہم سے دور کر دیا تو ہم ضرور تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائیں گے۔ (13) وہ کیسے نصیحت حاصل کریں گے اور اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے، حالانکہ ان کے پاس رسول آ گیا ہے جس کی رسالت بالکل واضح ہے اور وہ اس کی سچائی اور امانت کو بھی جان چکے ہیں؟ (14) پھر بھی انھوں نے اس کی تصدیق سے منہ پھیرا اور اس کے بارے میں کہا: وہ تو سکھایا پڑھایا ہوا ہے جسے کوئی اور سکھاتا ہے، وہ رسول نہیں ہے، نیز آپ کے بارے میں کہا: وہ تو دیوانہ ہے۔ (15) بلاشبہ ہم جب تم سے عذاب تھوڑا سا دور کر دیں گے تو یقیناً تم دوبارہ کفر اور جھٹلانے کی راہ پر چل نکلو گے۔ (16) اے رسول (ﷺ)! ان کے بارے میں اس دن کا انتظار کریں جس دن ہم آپ کی قوم کے کافروں کو بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اور وہ ہے بدر کا دن۔ بلاشبہ ہم ان سے ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کا ضرور بدلہ لیں گے۔ (17) یقیناً ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے نہایت معزز رسول، یعنی موسیٰ علیہ السلام آئے جنھوں نے انھیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عبادت کی دعوت دی۔ (18) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم سے کہا: بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، تمھیں کوئی حق نہیں کہ انھیں غلام بناؤ۔ بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھے جو بات تم تک پہنچانے کا حکم ہے، اس میں امانت دار ہوں۔ میں اس میں ذرا کمی بیشی نہیں کرتا۔ (19) تم اللہ کی عبادت چھوڑ کر اور اس کے بندوں پر اپنی بڑائی کا اظہار کر کے اس کے سامنے سرکشی نہ کرو، بلاشبہ میں تمھارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔ (20) بلاشبہ میں نے اپنے اور تمھارے رب کی پناہ لے لی ہے اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ (21) اگر تم میری لائی ہوئی بات کی تصدیق نہیں کرتے تو مجھ سے الگ ہی رہو اور کسی برے ارادے سے میرے قریب نہ آؤ۔ (22) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ ساری قوم، یعنی فرعون اور اس کے سردار مجرم لوگ ہیں جو جلد عذاب کے حقدار ہیں۔ (23) تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو لے کر راتوں رات نکل جا اور یہ بھی بتا دیا کہ فرعون اور اس کی قوم ان کا پیچھا ضرور کریں گے۔ (24) جب انھوں نے اور بنی اسرائیل نے سمندر (بحیرات مُرّہ) کو عبور کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ سمندر کو ساکن چھوڑ جاؤ، بلاشبہ فرعون اور اس کا لشکر اسی سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہونے والے ہیں۔ (25) فرعون اور اس کی قوم نے اپنے پیچھے کتنے ہی باغات اور جاری چشمے چھوڑے! (26) اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی کھیتیاں اور عمدہ ٹھکانے چھوڑے!

فوائد: ❀ رسولوں کا مبعوث ہونا اور قرآن کا نازل ہونا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کمزوروں کو مغرور طاقتوروں کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے رب کی پناہ پکڑے کہ وہ اسے اس کے دشمن سے محفوظ رکھے۔ ❀ کافر جب دعوتِ دین قبول نہ کریں اور اہلِ ایمان سے لڑائی کریں تو ان کے خلاف بددعا کرنا جائز اور مستحب ہے۔

وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۝۲۷ كَذٰلِكَ ۟ وَاَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۝۲۸
فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ وَمَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ۝۲۹ وَلَقَدۡ (ع 1 29 14)
نَجَّيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ۝۳۰ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ عَالِيًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۝۳۱ وَلَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ عَلَى
الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۳۲ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ مَا فِيۡهِ بَلٰٓـؤٌا مُّبِيۡنٌ ۝۳۳ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَيَقُوۡلُوۡنَ ۝۳۴ اِنۡ هِىَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِيۡنَ ۝۳۵
فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۳۶ اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ
الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۝۳۷ وَمَا
خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ۝۳۸ مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا
بِالۡحَقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۳۹ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ
مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۴۰ يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔـا وَّلَا
هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۝۴۱ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۝۴۲ (ع 2 13 15)
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ۝۴۳ طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ۝۴۴ كَالۡمُهۡلِ ۛۚ يَغۡلِىۡ
فِى الۡبُطُوۡنِ ۝۴۵ كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ۝۴۶ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ
الۡجَحِيۡمِ ۝۴۷ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ۝۴۸

معانقة 14 – عند المتأخرين 12

(27) اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی آرام کی چیزیں چھوڑیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے! (28) ان کے ساتھ اسی طرح ہوا جیسے تمھیں بتایا گیا ہے اور ہم نے ان کے باغات، چشموں، کھیتیوں اور ٹھکانوں کا دوسری قوم، یعنی بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ (29) پھر فرعون اور اس کی قوم کے غرق ہونے پر نہ تو زمین و آسمان روئے اور نہ انھیں مہلت ہی ملی کہ وہ توبہ کرتے۔ (30) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی، جبکہ فرعون اور اس کی قوم ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رکھتے تھے۔ (31) ہم نے انھیں فرعون کے عذاب سے نجات دی۔ بلاشبہ وہ نہایت مغرور اور اللہ کے حکم اور اس کے دین سے سرکشی کرنے والا تھا۔ (32) یقیناً ہم نے اپنے علم کی بنا پر بنی اسرائیل کو ان کے انبیاء کی کثرت کی وجہ سے ان کے زمانے کے تمام لوگوں میں چن لیا۔ (33) ہم نے انھیں دلائل اور نشانیاں عطا کیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی تائید کی، اُن میں ان کے لیے ظاہری انعامات تھے جیسے من وسلویٰ وغیرہ۔ (34) بلاشبہ یہ جھٹلانے والے مشرک تو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں: (35) ہمارا مرنا تو صرف پہلی بار ہی ہے، پھر اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور اس موت کے بعد ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا۔ (36) لہٰذا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اور آپ کے پیروکار ہمارے فوت شدہ باپ دادے زندہ کر کے لے آئیں، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ اللہ تعالیٰ فوت ہو جانے والوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے گا۔ (37) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ مشرک قوت اور دفاع میں زیادہ بہتر ہیں یا قومِ تُبّع اور ان سے پہلے آنے والے جیسے عاد اور ثمود۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا، یقیناً وہ مجرم تھے۔ (38) اور ہم نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ (39) ہم نے آسمانوں اور زمین کو کسی عظیم حکمت کے تحت پیدا کیا ہے مگر مشرکوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی۔ (40) بلاشبہ قیامت کا دن جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، تمام مخلوقات کے لیے طے شدہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ انھیں جمع کرے گا۔ (41) اس دن کوئی قریبی اپنے کسی عزیز کو نہ کوئی دوست اپنے کسی دوست کو کوئی نفع دے گا اور نہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں گے کیونکہ اس دن بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی اس کا دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

(42) ہاں لوگوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا، وہ ضرور اپنے ان نیک اعمال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے آگے بھیجے۔ بلاشبہ اللہ ہی سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ جزا کے اعتبار سے لوگوں کے مختلف گروہ ہوں گے، چنانچہ فرمایا:

(43) بلاشبہ زقّوم (تھوہر) کا درخت جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی تہ میں اگایا ہے۔

(44) وہ بہت بڑے گناہ والے، یعنی کافر کا کھانا ہے، وہ اس کے خبیث پھل سے کھائے گا۔

(45) یہ پھل کالے تیل کی طرح ہوگا جو اپنی حرارت کی شدت کی وجہ سے ان کے پیٹوں میں کھولے گا۔

(46) اس طرح جیسے انتہا درجے کا گرم پانی کھولتا ہے۔ (47) اور آگ کے داروغوں سے کہا جائے گا: اسے پکڑ لو اور پھر سختی سے گھسیٹتے ہوئے اسے جہنم کے درمیان لے جاؤ۔

(48) پھر اس عذاب پانے والے کے سر پر سخت گرم پانی ڈالو اور اس کے عذاب میں وقفہ نہ آنے پائے۔

فوائد: ❀ کائنات کافر کی موت پر غمگین نہیں ہوتی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے قیمت ہوتا ہے۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کمال حکمت کے لیے ہے جس سے ملحد (بے دین) بے خبر ہی رہتے ہیں۔ ❀ کافر کو جسمانی اور روحانی دونوں طرح کا عذاب دیا جائے گا۔

ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ
تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾
يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم
بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ
فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾
فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ
بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

3 ع 17 16

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ
آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ
اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ
تَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

(49) اور اسے ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: یہ دردناک عذاب چکھ، تو بڑا باعزت بنتا تھا، قوم میں تیری گستاخی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔
(50) بلاشبہ یہ وہی عذاب ہے جس کے قیامت کے دن واقع ہونے پر تم شک میں پڑے تھے۔ اب اس کا نظارہ کر کے تو تمھارا شک ختم ہوگیا۔
(51) بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے اپنی جائے قیام میں آنے والی ہر پریشانی سے امن وچین میں ہوں گے۔
(52) وہ باغوں اور جاری چشموں میں ہوں گے۔
(53) وہ جنت میں باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اور ان میں سے کوئی دوسرے کی گدی نہیں دیکھ پائے گا۔ (54) جس طرح ہم نے ان پر مذکورہ بالا احسانات کیے، اسی طرح جنت میں ان کے نکاح خوبصورت عورتوں سے کر دیں گے جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی، جن کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی۔
(55) اس (جنت) میں وہ اپنے خادموں کو بلائیں گے تاکہ وہ انھیں ہر طرح کے پھل پیش کریں جو وہ چاہیں گے جبکہ ان کے ختم ہونے اور ان سے نقصان پہنچنے کا انھیں کوئی ڈر نہ ہوگا۔ (56) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں اس میں موت نہیں آئے گی، سوائے اس پہلی موت کے جس سے انھیں دنیا میں واسطہ پڑا اور ان کا رب انھیں آگ کے عذاب سے بچائے گا۔ (57) مذکورہ مقام، یعنی انھیں جنت میں داخل کرنا اور جہنم سے بچانا، آپ کے رب کے فضل و احسان سے انھیں ملنے والی ایسی عظیم کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ (58) اے رسول (ﷺ)! ہم نے اس قرآن کو آپ کی عربی زبان میں نازل کر کے نہایت آسان اور سہل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (59) چنانچہ آپ اپنی فتح اور ان کی تباہی کا انتظار کریں، بلاشبہ وہ آپ کی ہلاکت کے انتظار میں ہیں۔

سورۂ جاثیہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: شرعی آیات اور کائنات میں پھیلی نشانیوں کی تخلیق کے احوال کا بیان، نیز دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر متکبروں کی کٹ حجتیوں کا رد اور ان کو ڈرانا۔

تفسیر: (1) ﴿حمٓ﴾ اس طرح کے حروف پر بحث سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔
(2) قرآن مجید اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔
(3) بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے یقینی دلائل ہیں کیونکہ وہی آیتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
(4) اور اے لوگو! تمھیں نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے اور پھر گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کرنے اور زمین پر چلنے والے جانوروں کی پیدائش میں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل ہیں، یہ یقین رکھنے والوں کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے۔ (5) دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں اور اس بارش میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری، پھر اس کے ذریعے سے زمین میں نباتات اگائیں جبکہ اس سے پہلے وہ بنجر تھی اور اس میں کوئی نباتات نہیں تھیں، اور ہواؤں کو تمھارے فوائد کے لیے کبھی ایک سمت سے اور کبھی دوسری سمت سے چلانے میں عقل مند قوم کے لیے نشانیاں ہیں، وہ ان سے اللہ کی وحدانیت اور اس کی دوبارہ اٹھانے کی قدرت پر اور اس بات پر دلیل لیتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (6) اے رسول (ﷺ)! یہ آیتیں اور دلائل ہم آپ پر حق کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں، پھر بھی اگر یہ اللہ کے اس کلام پر ایمان نہیں لاتے جو اس کے بندے پر اُتارا گیا اور اس کے دلائل کو نہیں مانتے تو اس کے بعد وہ کس کلام پر ایمان لائیں گے اور اس کے بعد کن دلائل کی تصدیق کریں گے؟

فوائد: ❀ عظیم اور بڑی کامیابی آگ سے نجات پانا اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ اور معانی کو اپنے بندوں کے لیے آسان کر دیا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ 1 ع 11 17
فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٧

(7) اللہ کا عذاب اور بہت بڑی تباہی و ہلاکت ہے ہر سخت جھوٹے بہت بڑے گناہ گار کے لیے۔ (8) یہ کافر قرآن کی آیتیں سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، پھر بھی حق کی پیروی سے اپنے آپ میں تکبر کرتے ہوئے اپنے پچھلے کفر اور گناہوں پر اڑا رہتا ہے، یوں جیسے اس نے وہ آیتیں سنی ہی نہیں جو اس کے سامنے پڑھی گئیں، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسے اس چیز کی خبر دے دیں جو آخرت میں اسے بری لگے گی، اور وہ دردناک عذاب ہے جو آخرت میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔ (9) جب اسے قرآن کی کوئی چیز (حکم اور آیت وغیرہ) پہنچتی ہے تو وہ اس سے ٹھٹھا کرتا اور اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ یہی لوگ جو قرآن کا مذاق اڑانے کی عادت کا شکار ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ (10) ان کے آگے دوزخ کی آگ ہے جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہی ہے اور جو اموال انھوں نے کمائے ہیں، وہ اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ان کے کسی کام نہ آئیں گے اور جن بتوں کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا کر ان کی عبادت کی، وہ بھی ان سے کوئی عذاب دور نہ کر سکیں گے اور ان کے لیے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب ہے۔ (11) یہ کتاب جسے ہم نے اپنے رسول محمد (ﷺ) پر اتارا ہے، حق کی راہ دکھانے والی ہے اور جو لوگ اپنے رب کی ان آیتوں کا انکار کرتے ہیں جو اس کے رسول ﷺ پر اتاری گئیں، ان کے لیے نہایت دردناک اور تکلیف دہ سخت عذاب ہے۔ (12) اے لوگو! اکیلا اللہ ہی ہے جس نے سمندر تمھارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں اس میں چلیں اور تاکہ تم کمائی کے جائز طریقوں سے اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اپنے آپ پر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ (13) اس پاک ذات نے آسمانوں میں موجود سورج، چاند، ستاروں کو اور زمین میں موجود دریاؤں، درختوں اور پہاڑوں وغیرہ کو تمھارے کام میں لگا دیا ہے۔ یہ ساری نعمتیں اس کے فضل و احسان کا نتیجہ ہیں۔ بلاشبہ ان سب کو تمھارے کام میں لگانے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے یقینی دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس کی آیتوں میں غور و فکر کرتے اور ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (14) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہہ دیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی تصدیق کی: جن کافروں نے تمھارے ساتھ برا سلوک کیا ہے، ان سے درگزر کرو، وہ جنھیں اللہ کی نعمتوں یا اس کی سزاؤں کی کوئی پروا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے ان اعمال کا بدلہ دے گا جو اس نے دنیا میں کیے ہوں گے، صبر کرنے والے مومنوں کو بھی اور زیادتی کرنے والے کافروں کو بھی۔ (15) جس نے کوئی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا پھل اسے ہی ملے گا، اللہ اس کے عمل سے بے نیاز ہے اور جس نے برے عمل کیے تو اس کے برے اعمال کے نتیجے میں سزا بھی اسے ہی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی برائی کا کوئی نقصان نہیں، پھر تم آخرت میں ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا وہ حق دار ہے۔ (16) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو تورات اور اس کے حکم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا کی اور ہم نے زیادہ تر انبیاء انھی میں سے، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے بھیجے۔ ہم نے انھیں طرح طرح کی پاکیزہ روزیاں عطا کیں اور انھیں ان کے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ (17) ہم نے انھیں ایسے دلائل دیے جو حق کو باطل سے واضح کرتے ہیں، پھر انھوں نے اختلاف اس وقت کیا جب ہمارے نبی محمد ﷺ کی بعثت سے ان پر حجتیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس اختلاف پر انھیں صرف ان کی اس سرکشی نے آمادہ کیا جو وہ ریاست اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کرتے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے اور وہ واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔

فوائد: ❀ جھوٹ بولنا، گناہوں پر اڑ جانا، تکبر اور غرور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا گمراہ لوگوں کی نشانیاں ہیں۔ ان صفات والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی (سزا کی وارننگ دی) ہے۔ ❀ بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے ایک انعام کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کرنا ہے۔ ❀ نعمتیں بندوں سے اس معبود کے شکر کا تقاضا کرتی ہیں جس نے انھیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ ❀ ظالم جب تک زمین میں فساد برپا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال نہ کرے، اس وقت تک اس سے عفو و درگزر کرنا وہ عظیم اخلاق ہے جسے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے، بشرطیکہ ان کے غالب گمان میں اس کا نتیجہ اچھا ہو۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ
الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَ
اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٩﴾
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿٢٠﴾ اَمۡ
حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿٢١﴾ ع وَ 2 ع 10 18
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا
كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ
عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ
يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ
مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى
يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾ ع 3 ع 5 19

(18) پھر ہم نے آپ کو اپنے دین کے اسی طریقے، دستور اور واضح راستے پر چلایا جس کا حکم ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو دیا تھا۔ آپ ایمان اور نیک اعمال کی طرف بلاتے ہیں، لہٰذا آپ اس شریعت کی پیروی کریں اور آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو حق نہیں جانتے کیونکہ ان کی خواہشات حق سے بھٹکانے والی ہیں۔

(19) بلاشبہ جو لوگ حق نہیں جانتے، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو وہ آپ سے اللہ کا عذاب بالکل نہ روک سکیں گے۔ بے شک تمام امتوں اور قوموں کے ظالم ایک دوسرے کے حامی و ناصر اور مومنوں کے خلاف آپس میں مددگار ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں کا مددگار ہے جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں۔

(20) ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن بصیرت کی باتیں ہیں جن کے ذریعے لوگ حق کو باطل سے الگ کر کے دیکھتے ہیں اور یہ حق کی ہدایت، نیز یقین رکھنے والوں کے لیے رحمت ہے کیونکہ وہی اس سے صراط مستقیم کی راہنمائی لیتے ہیں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو اور انھیں جنت میں داخل کرے اور آگ سے انھیں دور کر دے۔

(21) جو لوگ اپنے اعضاء سے کفر اور گناہ کماتے ہیں، کیا انھوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم انھیں جزا اور بدلے میں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اس طرح کہ وہ دنیا و آخرت میں برابر ہوں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت برا اور احمقانہ ہے۔

(22) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کمال حکمت کے تحت پیدا کیا ہے اور ان دونوں کو بے کار نہیں بنایا تاکہ ہر انسان کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں کمی کر کے اور ان کے گناہوں میں اضافہ کر کے ان پر ظلم نہیں کرے گا۔

(23) اے رسول (ﷺ)! آپ اس شخص کو دیکھیں جو اپنی خواہشات کا پجاری ہے اور اس نے انھیں معبود کا درجہ دے رکھا ہے جن کی وہ کبھی مخالفت نہیں کرتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہ کر دیا ہے کیونکہ وہ گمراہی ہی کا حق دار ہے اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے، چنانچہ وہ اس طرح نہیں سن سکتا جو اس کے لیے نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے جو اس کے لیے حق دیکھنے میں رکاوٹ ہے۔ اب کون ہے جو اسے حق کی توفیق دے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا؟ کیا تم خواہشاتِ نفس کی پیروی کے نقصان اور اللہ کی شریعت کی پیروی کے فائدے سامنے نہیں رکھتے؟

(24) موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں نے کہا: زندگی، بس یہ دنیا کی زندگی ہی ہے، اس کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ جو نسلیں مر جاتی ہیں، وہ واپس نہیں آتیں اور دوسری نسلیں زندہ ہو جاتی ہیں۔ ہمیں بس رات اور دن کی گردش مارتی ہے، حالانکہ ان کے پاس اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کا کوئی علم نہیں، وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ بلاشبہ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(25) جب موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس انکار کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ رسول ﷺ اور آپ کے ساتھیوں سے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو زندہ کر کے دکھاؤ۔

(26) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں پیدا کر کے زندہ کرتا ہے، پھر تمھیں موت دے گا، موت کے بعد پھر تمھیں حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے قیامت کے دن جمع کرے گا۔ یہ وہ دن ہے جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں لیکن زیادہ تر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔

فوائد: ❀ شریعت کی پیروی کرنا واجب اور انسانوں کی خواہشات کی پیروی سے دور رہنا لازم ہے۔ ❀ مومن اور کافر جس طرح صفات میں برابر نہیں، اسی طرح ان کی جزا اور بدلہ بھی برابر نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی کمال حکمت کے تحت پیدا کیا جس سے مادہ پرست ملحد نا آشنا ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ
اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع 4 ع 11 20

(27) اللہ تعالیٰ اکیلا ہی آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا بادشاہ بھی، اس لیے ان میں عبادت کا حق بھی اس کے سوا کسی کا نہیں۔ جس دن وہ قیامت قائم ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ فوت شدگان کو حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اٹھائے گا، تو اس دن باطل کو پوجنے والے بڑے نقصان میں ہوں گے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے رہے اور حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! آپ اس دن دیکھیں گے کہ ہر امت اپنے گھٹنوں کے بل گری انتظار میں ہوگی کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ ہر امت کو اس کے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا جسے محافظ فرشتوں نے لکھا ہوگا۔ اے لوگو! آج تمھیں ان اچھے اور برے اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(29) یہ ہماری کتاب جس میں ہمارے فرشتے تمھارے اعمال درج کرتے رہے، تم پر سچی گواہی دے گی، لہٰذا اسے پڑھو۔ بلاشبہ ہم نے محافظ فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تم دنیا میں جو عمل کرتے ہو، وہ اسے لکھتے جائیں۔

(30) سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کا پاک رب اپنی رحمت سے انھیں اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ یہ جزا اور بدلہ جو اللہ تعالیٰ انھیں دے گا، یہی واضح کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(31) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھیں ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: کیا تمھارے سامنے میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں، پھر تم ان پر ایمان لانے میں اپنی ہتک محسوس کرتے تھے اور تم مجرم لوگ تھے جو کفر اور گناہ کماتے تھے؟

(32) جب تم سے کہا جاتا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ، جو اس نے اپنے بندوں سے کیا ہے کہ وہ انھیں قبروں سے اٹھائے گا اور بدلہ دے گا، برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور قیامت بلاشبہ حق ہے، لہٰذا اس کے لیے عمل کرو تو تم کہتے تھے: ہمیں نہیں پتا یہ قیامت کیا ہے۔ ہمیں بس ہلکا سا خیال آتا ہے کہ وہ آنے والی ہے مگر ہمیں یقین نہیں کہ وہ واقعی آئے گی۔

(33) دنیا میں جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، وہ ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب ان پر ٹوٹ پڑے گا جس سے ڈرائے جانے پر وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(34) اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: آج ہم تمھیں آگ میں چھوڑ کر بھول جائیں گے جیسے تم اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور تم نے ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اس کی تیاری نہ کی۔ تمھارا ٹھکانا آگ ہے جس میں تم قیام کرو گے۔ تمھارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے جو تم سے اللہ کا عذاب دور کر سکیں۔

(35) یہ عذاب جو تمھیں دیا جا رہا ہے، اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور تم ان سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ تمھیں زندگی کی لذتوں اور خواہشات نے دھوکے میں مبتلا کیے رکھا، چنانچہ اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانے والے یہ کافر آگ سے نہیں نکلیں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ آگ میں جلتے رہیں گے اور انھیں دنیا کی زندگی کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا کہ وہ نیک عمل کریں اور نہ ان کا رب ان سے راضی ہوگا۔

(36) سو ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں، زمین اور تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(37) آسمانوں اور زمین میں صرف اسی کی بڑائی اور عظمت ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ خواہشات کی پیروی بندے کو ہلاک کر دیتی اور اسے توفیق کے اسباب سے محروم کر دیتی ہے۔ ❀ قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت کا بیان ہے۔ ❀ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دیتا، خصوصاً عقائد کے معاملے میں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ ❀ دنیا کی لذتوں اور شہوات وخواہشات سے دھوکا کھانا انتہائی خطرناک ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے کبریائی کی صفت ثابت ہے۔